Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۶۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۲۳ رمضان ۱۳۹۷ھ ۸ تبوک ۱۳۵۶ھش ۸ ستمبر ۱۹۷۷ء	نمبر ۲۰۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ تبوک ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمدللہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت وعافیت کے ساتھ لمبی زندگی عطا فرمائے ، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر نجات چاہتے ہو تو مسکینی کے ساتھ قرآن کریم کا جُوا اپنی گردنوں پر اُٹھاؤ

عزیزو! موجودہ فلسفہ کی زہر سے بچو اور خدا کے کسی حکم کی بھی بے قدری نہ کرو

"قرآن کریم میں پانچ سو کے قریب حکم ہیں اور اس نے تمہارے ہر ایک عضو اور ہر یک قوّت اور ہر یک وضع اور ہر یک حالت اور ہر یک عمر اور ہر یک مرتبہ فہم اور مرتبہ فطرت اور مرتبہ سلوک اور مرتبہ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جُوا اپنی گردنوں پر اُٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا، پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔ دُنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا درپیش ہے بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ وہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہیئے کہ پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جائے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوبِ حقیقی اور محسنِ حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کم تر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔

خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ وہ بڑی مراد ہے اس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے ایک بچّے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔"

(ازالۂ اوہام صفحہ ۱۴۶ تا صفحہ ۱۴۵)

مسجد مبارک ربوہ میں رمضان المبارک کا خصوصی درس القرآن اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظارت اصلاح و ارشاد کے زیرِ اہتمام پروگرام کے مطابق جاری ہے۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد کے بعد مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل نے سورہ مریم تا فرقان کا اور ان کے بعد مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب نے سورہ شعراء تا سبا کا درس دیا۔ ان دنوں مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سورہ فاطر تا زخرف کا درس دے رہے ہیں۔ جمعہ کے روز یہ درس جامع مسجد اقصیٰ میں ہوگا۔ ۲۹ رمضان کو پورے قرآن مجید کے درس کا یہ دَور جو یکم رمضان المبارک کو شروع ہوا تھا انشاء اللہ مکمل ہو جائے گا۔ مقامی احباب کے علاوہ خواتین بھی برعایتِ پردہ اِس سے مستفیض ہو رہی ہیں۔

میرے والد مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب سابق امیر جماعتِ احمدیہ بہاولپور کئی روز سے شدید بیمار ہیں اور سول ہسپتال لائلپور میں زیرِ علاج ہیں۔ ان کی حالت بہت تشویشناک ہے احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔

(ثمینہ رحمت ۔ دارالصدر شمالی ربوہ)

میری بیٹی عزیزہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر (فضل عمر ہسپتال ربوہ) کو اللہ تعالیٰ نے ۱۵ اگست ۱۹۷۷ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے جو ملک بشیر احمد صاحب مرحوم ماڈل ٹاؤن لاہور کی پوتی ہے۔

احبابِ جماعت سے اس کی درازیٔ عمر، بااقبال اور خادمۂ دین ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (عظمت اللہ ۔ ربوہ)

مکرم قریشی عبدالرشید صاحب ایڈووکیٹ دارالحمد نیو مسلم ٹاؤن لاہور (سابق وکیل المال تحریکِ جدید) لمبے عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اِن دنوں پھر طبیعت زیادہ علیل ہے۔ احبابِ جماعت ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۸ تبوک ۱۳۵۶ ہش
۸ ستمبر ۱۹۷۷ء

جنّتی زندگی اور جہنّمی زندگی کا مابہ الامتیاز

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دنیا کی محبت اور اس کے زیر اثر مال و منال کی ہوس کو ہلاکت کی یقینی راہ قرار دیا ہے اور یہ ہلاکت اس رنگ میں ظاہر ہوتی ہے کہ ایسے انسان کی زندگی اس دنیا میں بھی اس کے لئے جہنم بن جاتی ہے اور اگلے جہان میں بھی جہنم ہی اس کا ٹھکانہ ہوتی ہے۔ اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کی علامت بیان کی ہے کہ ان میں دنیا کی محبت سرے سے مفقود ہوتی ہے اور اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ کی محبت ان پر پورے طور پر مستولی ہوتی ہے اور ان کے جملہ اعمال اللہ تعالیٰ کی محبت ذاتی کے تحت ہی سرزد ہوتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے لئے دو جنتیں مقدر کر دی جاتی ہیں۔ یہ دنیا بھی ان کے لئے جنت بنا دی جاتی ہے اور اگلے جہان میں بھی جنت ہی ان کا ٹھکانہ ہوتی ہے۔

جہاں تک دنیا کی محبت اور کثرتِ مال کی ہوس اور انجام کار دوزخ کی وعید کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ حبِّ دنیا کے ہاتھوں ہلاکت خریدنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝" (التکاثر آیات ۲ تا ۹)

ترجمہ: دنیوی اموال کی کثرت حاصل کرنے کی تگ و دو میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی خواہش نے تمہیں خدا سے غافل کر رکھا ہے (تم اسی طرح خدا سے غافل رہو گے) یہاں تک کہ تم مقبروں میں جا پہنچو گے۔ (خوب یاد رکھو) تم لوگ عنقریب (قرآن کی بیان کردہ حقیقت کہ حبِّ دنیا کا انجام دوزخ ہے کو) جان لو گے پھر (ہم کہتے ہیں کہ) عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا (کہ حبِّ دنیا کا انجام دوزخ ہی ہے) کاش تم اس حقیقت کو علم یقین کی مدد سے جان سکتے۔ (اگر ایسا ہوتا تو تم کو معلوم ہو جاتا کہ) تم ضرور جہنم کو (اسی دنیا میں) دیکھو گے۔ اس کے بعد تم اسے (یعنی جہنم کو) یقین کی آنکھ سے (آخرت میں بھی) دیکھ لو گے۔ تم سے اس دن ہر نعمت کے متعلق سوال کیا جائے گا (کہ تم نے اس کا شکر ادا کیا یا نہیں)

ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں انسانوں کے دنیا کی محبت میں گرفتار ہو کر خدا تعالیٰ سے غافل ہونے کے عبرتناک انجام پر روشنی ڈالی ہے اور واضح فرمایا ہے کہ اس کا انجام اس دنیا میں بھی دوزخ ہوتا ہے اور اگلے جہان میں بھی دوزخ ہی ہوگا۔ چنانچہ امام آخرالزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"(ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) اے وے لوگو جو خدا تعالیٰ سے غافل ہو! دنیا طلبی نے تمہیں غافل کیا یہاں تک کہ تم قبروں میں داخل ہو جاتے ہو اور غفلت سے باز نہیں آتے۔ یہ تمہاری غلطی ہے اور عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ پھر میں کہتا ہوں کہ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ اگر تمہیں یقینی علم حاصل ہو جائے تو تم علم کے ذریعہ سے سوچ کر کے اپنے جہنم کو دیکھ لو اور تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہاری زندگی جہنمی ہے۔ پھر وہ وقت بھی آتا ہے کہ تم جہنم میں ڈالے جاؤ گے اور ہر ایک عیاشی اور بے اعتدالی سے پوچھے جاؤ گے یعنی عذاب میں ماخوذ ہو کر حق الیقین تک پہنچ جاؤ گے ان آیات میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یقین تین قسم کا ہوتا ہے ایک یہ کہ محض علم اور قیاس سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ کوئی دور سے دھواں دیکھے اور قیاس اور عقل کو دخل دے کر سمجھ لے کہ اس جگہ ضرور آگ ہوگی۔ اور پھر دوسری قسم یقین کی یہ ہے کہ اس آگ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔ پھر تیسری قسم یقین کی یہ ہے کہ مثلاً اس آگ میں ہاتھ ڈال دے اور اس کی قوتِ احتراق سے مزہ چکھ لے۔ پس یہ تین قسمیں ہوئیں۔ علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین۔ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے سمجھایا کہ تمام راحت انسان کی خدا تعالیٰ کے قرب اور محبت میں ہے اور جب اس سے علاقہ توڑ کر دنیا کی طرف جھکے تو یہ جہنمی زندگی ہے۔ اور اس جہنمی زندگی پر آخر کار ہر ایک شخص اطلاع پا لیتا ہے اور اگرچہ اس وقت اطلاع پاوے جبکہ یکدفعہ مال و متاع اور دنیا کے تعلقات کو چھوڑ کر مرنے لگے۔"

(لیکچر لاہور مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۲۷)

اس سے ظاہر ہے کہ مرنے کے بعد اگلے جہان میں تو لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق جنت یا دوزخ کا وارث قرار دیا جائے گا ہی لیکن ان کی جنتی زندگی یا جہنمی زندگی کا آغاز اسی دنیا میں ہو جاتا ہے۔ رہا یہ امر کہ آیا انسان اس دنیا میں جنتی زندگی بسر کر رہا ہے یا جہنمی زندگی گزار رہا ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ آیا انسان اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی محبت کے شرف سے مشرف ہے یا دنیا طلبی میں ہی مستغرق ہے اور حبِّ جاہ نے اسے خدا تعالیٰ اور اس کے احکام کی بجا آوری سے یکسر غافل کر رکھا ہے۔ اگر اس نے خدا تعالیٰ کو ہر چیز پر مقدم رکھا ہوا ہے اور ہر دم اس کی رضاء کا حصول اس کے پیش نظر ہے اور اس کی ہر حرکت و سکون کا اس نے احاطہ کیا ہوا ہے تو دنیوی لحاظ سے تکلیف میں ہونے کے باوجود بھی وہ اس دنیا میں جنتی زندگی بسر کر رہا ہے اس لئے کہ اسے نفس مطمئنہ حاصل ہے اور یہ نفس مطمئنہ ہی اس کی اصل جنت ہے اور اس کے نفس کی یہ حالت ہی اسے اگلے جہان میں بھی رضوان الٰہی کی ابدی جنتوں میں داخل کرنے کا موجب ہوگی۔ برخلاف اس کے اگر انسان دنیا کی محبت میں اس درجہ مستغرق ہے کہ اس محبت نے اسے خدا تعالیٰ سے غافل کر رکھا ہے تو پھر وہ دنیوی لحاظ سے لاکھ راحت و آرام میں ہو اور ہر قسم کا عیش اور فارغ البالی اسے میسر ہو تو وہ اس دنیا میں جہنمی زندگی گزار رہا ہے اور اپنے آپ کو اس بات کا مستحق بنا رہا ہے کہ اگلے جہان میں بھی دوزخ اس کا ٹھکانہ ہو۔

جنتی زندگی اور جہنمی زندگی کے اس مابہ الامتیاز کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں بہت ہی موثر اور دلنشین انداز میں واضح فرمایا ہے وہ حدیث یہ ہے:-

"عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ" (مسلم کتاب الجنۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوزخ خواہشات سے گھری ہوئی ہے اور جنت مشکلات سے یعنی دوزخ کے ارد گرد خواہشات کی پھلواڑی ہے اور جنت کے ارد گرد مشکلات و مصائب کا ارزار ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ جنت کا راستہ مشکلات و مصائب یعنی ابتلاؤں اور آزمائشوں میں سے ہو کر گزرتا ہے۔ جو مومن صبر اور استقلال کے اوصاف سے متصف ہوتے ہیں وہ ان ابتلاؤں اور آزمائشوں میں سے سرخرو ہو کر گزر جاتے ہیں اور جنت میں جا داخل ہوتے ہیں برخلاف اس کے جو لوگ نفسانی خواہشات کی پھلواڑی سے دل لگا بیٹھتے ہیں اور اسی میں مگن رہتے ہیں انہیں اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بالآخر دوزخ میں داخل ہونا پڑتا ہے۔

آخری زمانہ میں مسلمانوں نے بھی طلبِ دنیا کے خارزار میں الجھ کر ہلاکت کی راہ پر گامزن ہونا تھا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس افسوسناک صورتحال سے پہلے ہی خبردار فرما دیا تھا۔ چنانچہ بخاری کتاب الجہاد میں حضرت عمرو بن عوفؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:-

"فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّىْ اَخْشٰى اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ"

یعنی خدا تعالیٰ کی قسم مجھے تمہارے فقر کا ڈر نہیں۔ اب فقر و احتیاج کے دن گئے مجھے ڈر ہے تو اس بات کا کہ دنیا کے خزائن تمہارے لئے کھول دیئے جائیں گے جس طرح پہلے لوگوں پر کھولے گئے تھے۔ تم دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے اور ان کی حرص کرنے لگو گے جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے حرص کی۔ پس تم کو بھی یہ حرصِ دنیا ہلاک کر دے گی جس طرح کہ اس نے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا ہے۔

دعائے مغفرت

میری بچی عزیزہ ریحانہ فرحت ایم اے مورخہ ۲۶ اگست بروز جمعۃ المبارک صبح چار بجے بتقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ بابو سراج الدین صاحب آف قادیان کی پوتی تھیں۔ شعائر اسلامی کی پابند اور انتہائی نرم مزاج تھیں اسی دن تدفین عمل میں آئی۔ احباب و بزرگان جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور والدین اور بھائیوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین!

(شیخ منور احمد و اہل خانہ۔ مکان [illegible] ملکی رام سٹریٹ ۲۳ ریلوے روڈ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الیگزنڈر رسل ویب کے قبولِ اسلام کے تاریخی حقائق

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مربی سلسلہ احمدیہ)

ماہنامہ "الحق" شمارہ نمبر ۹ برائے ماہ جون وجولائی ۱۹۷۰ء "امریکہ میں اسلام" کے عنوان سے رقمطراز ہے:-

"سب سے پہلے جو امریکی مشرف باسلام ہوئے وہ مسٹر الیگزنڈر رسل ویب ہیں۔ ۱۸۸۷ء میں بحیثیت قونصل جنرل وہ منیلا گئے تھے۔ وہاں مقامی مسلمانوں سے روشناس ہوئے۔ اسلامی تعلیمات نے انہیں اتنا متاثر کیا کہ انہوں نے قبولِ اسلام کا اعلان کر دیا اور محمدؐ نام رکھا۔ انہوں نے کہا کہ میں تنقیدی مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اسلامی نظامِ حیات ہی روحانی تقاضوں کو بحسن وخوبی پورا کرتا ہے۔"

مندرجہ بالا حوالہ میں جس پہلے امریکی نومسلم مسٹر الیگزنڈر رسل ویب کا ذکر کیا گیا ہے وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خط وکتابت کے نتیجہ میں مسلمان ہوئے تھے۔ ذیل میں ان کے قبولِ اسلام کے مختصر حالات درج کئے جاتے ہیں۔

۱۸۴۶ء میں مسٹر الیگزنڈر رسل ویب (ALEX R WEBB) امریکہ کے شہر ہڈسن میں پیدا ہوئے۔ والد صحافی تھے اس لئے ویب موصوف نے کالج کی تعلیم سے فراغت حاصل کر کے ہفت روزہ اخبار جاری کیا اور علمی وسیاسی حلقوں میں آپ کی مقبولیت ہو گئی۔ آپ کو روزنامہ جوزف مسوری گزٹ کا ایڈیٹر بنایا گیا۔ اس کے علاوہ کئی اخبارات ان کے سپرد ہوئے۔ ویب صاحب کی قابلیت کی وجہ سے امریکن گورنمنٹ نے آپ کو فلپائن میں اپنا سفیر مقرر کر دیا۔ مختلف مذاہبِ عالم کا تنقیدی مطالعہ کیا مگر ان کو اطمینان حاصل نہ ہوا۔ اسی زمانہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مشہور تصنیف "براہین احمدیہ" کا انگریزی اشتہار جس میں حقانیتِ قرآن اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر تین سو دلائل کا ذکر اور ان کے جواب دینے پر دس ہزار روپیہ انعام کا وعدہ تھا ویب صاحب کی نگاہ سے گزرا۔ اس اشتہار کے مندرجات ازحد ایمان افروز تھے جس میں تحریر تھا:-

"دنیا میں منجانب اللہ اور سچا مذہب جس کے ذریعہ سے انسان خدا کو ہر ایک عیب اور نقص سے بری سمجھ کر اس کی تمام پاک اور کامل صفتوں پر دلی یقین سے ایمان لاتا ہے وہ فقط اسلام ہے۔"

مصنف کے پُرخلوص جذبے نے اپنا اثر کیا اور آپ سے خط وکتابت شروع کر دی۔ چنانچہ اس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب شحنۂ حق صفحہ ۲۶ میں یوں کرتے ہیں:-

"امریکہ سے ابھی ہمارے نام الگسٹ چٹھی آئی ہے جس کے مضمون کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

صاحبِ من ایک ستارہ پرچہ اخبار اسکاٹ صاحب ہمراہ وسنی ہیں میں نے آپ کا خط پڑھا جس میں آپ نے ان کو حق دکھانے کی دعوت کی ہے۔ اسلئے مجھ کو اس تحریک کا شوق ہوا۔ میں نے مذہب بدھ اور براہمن مت کی بابت بہت کچھ پڑھا ہے اور کسی قدر تعلیمات زردشت و کنفیوشس کا مطالعہ بھی کیا ہے لیکن محمدؐ صاحب کی نسبت بہت کم۔ میں راہِ راست کی نسبت ایسا مذبذب رہا ہوں اور اب بھی ہوں کہ گو میں عیسائی گروہ کے ایک گرجا کا امام ہوں مگر سوائے معمولی اور اخلاقی نصیحتوں کے اور کچھ سکھلانے کے قابل نہیں۔ غرض میں سچ کا متلاشی ہوں اور آپ سے اخلاص رکھتا ہوں۔

آپ کا خادم
الیگزنڈر آر ویب
پتہ ۳۱۔۱۳۰۲ الیسٹرل اوینو
سینٹ لوئیس مسوری اضلاع
متحدہ امریکہ۔"

(۲)

مندرجہ بالا مراسلہ کی بنا پر آپ علیہ السلام نے مسٹر ویب کو ۱۷ دسمبر ۱۸۸۶ء کو خط تحریر کیا اور اس کے بعد خط وکتابت کا آغاز ہو گیا۔ چنانچہ مسٹر ویب نے اس مکتوب کا جواب ۲۴ فروری ۱۸۸۷ء کو دیا جس کی ابتدا اس فقرہ سے ہوتی ہے:-

"I cannot adequately express to you my gratitude for the letter received from you under date of December 17."

آپ کی چٹھی مورخہ ۱۷ دسمبر میرے پاس پہنچی۔ میں اسقدر شکرگزار اور مرہونِ منت ہوا کہ بیان نہیں کر سکتا۔

اس خط میں انہوں نے یہ بھی تحریر کیا۔

"If, as you say the Muhammadan is the only true religion why could I not act as its Apostle or pumulgator in America. My opportunities for doing so seem to me very good if I had some one to lead me aright at first."

اگر، جیسے کہ آپ فرماتے ہیں دینِ اسلام ہی سچا دین ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ میں امریکہ میں تبلیغ واشاعت کا کام نہ کر سکوں بشرطیکہ مجھ کو کوئی رہبر مل جائے۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس خط کا جواب دیتے ہوئے اختتام پر تحریر فرمایا:-

"Your friendly vords permit me to entertain the happy idea that I will in a short time have the intelligence that The instinctive moral greatness has directed not only to you but to many other virtnons men of America to the right way of Salvation pointed out by Islam."

آپ کے محبانہ کلمات مجھے یہ بشارت دیتے ہیں کہ میں جلد تر خوشخبری سنوں کہ آپ کی سعادت فطرتی نے حقانی ہدایت لینے کے لئے نہ صرف آپ کو بلکہ امریکہ کے بہت سے نیک دل لوگوں کو دعوتِ حق کی طرف کھینچ لیا ہے۔"

مندرجہ بالا خط آپ نے ۴ اپریل ۱۸۸۷ء کو تحریر کیا۔ یہ جملہ خط وکتابت کتاب شحنۂ حق میں درج شدہ ہے۔ اس خط وکتابت کے نتیجہ میں مسٹر ویب آغوشِ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں اور اس طرح امریکہ کی تاریخ میں اسلام کی تبلیغ کا آغاز ہوا اور سب سے پہلے وہاں پر جو سعید الفطرت وجود مسلمان ہوا اسے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہی مشرف باسلام ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ الحمد للہ۔

قائدین مجالس و اضلاع متوجہ ہوں

بجٹ خدام و اطفال برائے سال ۷۸-۱۹۷۷ء تشخیص کروانے کیلئے مرکز نے بھجوا دیئے ہیں ازراہ کرم بجٹ جلد تشخیص کروا کر بروقت ۱۰ر دسمبر ۱۹۷۷ء تک بھجوا دیں جن مجالس کو بجٹ فارم نہ پہنچے ہوں وہ مرکز میں چٹھی لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔

مہتمم مال
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہشت کی لذّات اور نماز

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں

(مکرم مولوی منصور احمد صاحب عمر مربی سلسلہ احمدیہ بہاولپور)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف نے جو بہشت پیش کیا ہے اس کی حقیقت اور فلاسفی یہی ہے کہ وہ اس دنیا کے ایمان اور اعمال کا ایک ظلّ ہے اور ہر شخص کی بہشت اس کے اپنے اعمال اور ایمان سے شروع ہوتی ہے۔ اور اسی دنیا میں ہی اس کی لذّت محسوس ہونے لگتی ہے اور پوشیدہ طور پر ایمان اور اعمال کے باغ اور نہریں نظر آتی ہیں۔"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۲۵ ص ۹-۱۰)

اس پُر معارف اقتباس میں حضور اقدس نے بہشت کی لذّات کی دو بنیادی خصوصیات بیان فرمائی ہیں:۔

اوّل۔ بہشت کی لذّات کا انحصار خود انسان کے اپنے ایمان اور اعمال پر موقوف ہے۔ اس دنیا میں جیسا ایمان اور عمل ہوگا دوسرے عالم میں ویسے ہی بہشت کی نعماء سے لذّت حاصل ہوگی۔

دوم۔ بہشت کی لذّات کا آغاز اسی دنیا سے شروع ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آگے اسی مضمون میں بہشت کی لذّات کی مزید تین خصوصیات بیان فرماتے ہیں:۔

"بہشت کی لذّات میں ایک اور بھی خوبی ہے جو دنیا کی لذّتوں میں اور جسمانی لذّتوں میں نہیں ہے مثلاً انسان روٹی کھاتا ہے تو دوسری لذّتیں اُسے یاد نہیں رہتی ہیں مگر بہشت کی لذّات نہ صرف جسم ہی کے لئے ہوں گی بلکہ رُوح کے لئے بھی لذّت بخش ہوں گی۔ دونوں لذّتیں اس میں اکٹھی ہوں گی اور پھر اس میں کوئی کثافت نہ ہوگی اور سب سے بڑھ کر جو لذّت ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔"

(ایضاً)

انسان اس دنیا میں مختلف قسم کی لذّات حاصل کرتا ہے۔ کھانوں، پھلوں، خوشنما مناظر، رشتہ داروں اور دوستوں وغیرہ سے ایک خوشی اور سرور ملتا ہے لیکن دوسرے عالم میں بہشت کی لذّات اپنے اندر بعض ایسی خصوصیات رکھتی ہیں جو مادّی عالم میں نہیں پائی جاتیں۔ مندرجہ بالا اقتباس سے اِن مزید خصوصیّات کا ذکر ملتا ہے:۔

سوم۔ بہشت کی لذّات سے جسم اور رُوح دونوں حظ اُٹھائیں گے۔

چہارم۔ یہ لذّتیں بہت لطیف ہونگی ان میں کسی قسم کی کثافت نہ ہوگی۔

پنجم۔ سب سے بڑھ کر دیدارِ الٰہی کی لذّت ہوگی جسے مادّی جسم اس دنیا میں محسوس نہیں کر سکتا۔

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ دراصل بہشت کی لذّات کا حقیقی عکس نماز ہی میں میسّر آتا ہے۔ انسان جب صاف باطن ہو کر نماز میں خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہوتا، اُس سے مناجات اور التجائیں کرتا اور گریہ و بُکا کے ذریعہ اس کی رحمت کو جوش میں لاتا ہے تو اسے حقیقی بصیرت عطا کی جاتی ہے۔ جس کے ذریعہ وہ خدا تعالےٰ کو اِسی جہان میں دیکھ لیتا اور اُسے روحانی ذوق بخشا جاتا ہے جس کے ساتھ وہ بہشت کی لذّات اِسی دنیا میں محسوس کرتا ہے۔ اُس وقت دنیا کا ہر مادّی آرام اور سکون حتّٰی کہ بادشاہتیں اور سلطنتیں اس کی نگاہ میں مچھر کے ایک پر سے بھی حقیر ہو جاتی ہیں۔ دنیا اس کی نگاہ میں مرے ہوئے کیڑے سے بھی کمتر ہو جاتی ہے اور صرف اپنے محبوبِ حقیقی سے ہی ہر قسم کی لذّت، سکون، آرام اور اطمینان پاتا ہے اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی توفیق سے ملتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کس قدر ایمان افروز اور رُوح پرور انداز میں رقم فرماتے ہیں:۔

"اصل نماز وہی ہے جس میں خدا کو دیکھتا ہے۔ اس زندگی کا مزہ اُسی دن آ سکتا ہے جبکہ سب ذوق اور شوق سے بڑھ کر جو خوشی کے سامانوں میں مل سکتا ہے عام لذّت اور ذوق دعا ہی میں محسوس ہو۔۔۔۔ نماز کیا چیز ہے؟ نماز اصل میں ربّ العزّت سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی اُس وقت سے اس کو نمازوں میں لذّت اور ذوق آنے لگے گا۔ جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزا آتا ہے اسی طرح پھر گریہ و بُکا کی لذّت آئے گی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے گی۔"

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱ - ص ۱۱)

حضور علیہ السلام نماز کے بارے میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔"

(الحکم جلد ۳ نمبر ۱۳ - ص ۲)

خدا تعالیٰ ہمیں حقیقی نماز ادا کرنے کی توفیق بخشے تاکہ ہم بہشت کی لذّات کا حظّ اسی دنیا میں پا سکیں اور خدا تعالیٰ کا قرب نصیب ہو۔ روزہ کی فلاسفی بھی یہی ہے کہ انسان مادّی روٹی چھوڑ کر روحانی کھانے کھائے اور روح کی غذا نماز اور دُعا ہے۔

وقفِ عارضی کے سلسلہ میں

احبابِ ربوہ کی خدمت میں ضروری التماس

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ربوہ کے ساکنین کے لئے فرمایا کہ:۔

"ہر شخص کو خواہ اس کی تجارت کو نقصان ہو یا اس کے کاروبار پر اس کا اثر پڑے، سال میں ایک ماہ خدمتِ دین کے لئے ضرور وقف کرنا ہوگا۔"

(الفضل ۲۱ اپریل ۱۹۴۹ء)

ربوہ میں رہنے والوں کے لئے بنیادی طور پر یہ ہدایت تھی کہ وہ خدمتِ دین کو اوّلیت دیں اور ان کے تمام کام اور کاروبار کا اصل مقصد خدمتِ دین ہو اور دینی رنگ میں سب کام رنگین ہوں اور نظام کے ماتحت ایک ماہ خدمتِ دین کے لئے وقف بھی کریں جیسا کہ حضرت المصلح الموعود رحمہ اللہ کے فرمان سے ظاہر ہے۔

اب اے احبابِ ربوہ! کیا آپ اس ذمہ داری کو پورا کر رہے ہیں؟ ربوہ کے جملہ محلّہ جات کے صدر ان کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے محلّہ میں اس بات کی کوشش کریں کہ احباب خدمتِ دین کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی ہدایت پر اپنے آپ کو وقفِ عارضی کے لئے پیش کریں۔ اس سے ان کی اپنی اصلاح بھی ہوگی اور جہاں وہ جائیں گے ان کی بھی۔ مقامی احباب محترم صدر صاحب عمومی کی معرفت وقفِ عارضی کے لئے اپنے فارم پُر کر کے نظارت ہذا کو بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ تعلیم القرآن)

ولادت

میرے بڑے بھائی مکرم احمد زمان تنویر صاحب پروپرائٹر تنویر سٹوڈیو گولبازار ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۷۷ء کو بیٹے کے بعد پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ اس کا نام فریحہ تنویر رکھا گیا ہے۔ نومولودہ محترم حافظ محمد رمضان صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم ملک عبد الرشید صاحب آف شارجہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت اور تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیک، صالح، خادمۂ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین۔

(محمد سلمان فارس۔ دارالرحمت وسطی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم تا ۳۱ جولائی ۱۹۷۷ء

مکرم میاں نذر حسین صاحب سیکرٹری مال کوٹ شاہ عالم	۲۵/-
" چوہدری محفوظ الرحمٰن صاحب پشاور	۱۵/-
محترمہ صفیہ ظفر صاحبہ "	۱۵/-
مکرم حسین علی صاحب بٹ مرحوم والد نیاز خطاب احمد بٹ صاحب پشاور	۱۰/-
محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ " " "	۱۰/-
مکرم شیخ عبدالرشید صاحب آف ربوہ پشاور	۱۰/-
" مرزا مبارک احمد صاحب والد ڈاکٹر مرزا عبدالرحیم صاحب مرحوم	۲۰/-
" مظفر احمد صاحب دارالصدر شرقی ربوہ	۵۰/-
دختر پرائیویٹ سیکرٹری منجانب سید عبدالماجد صاحب	۲۰/-
محترمہ کبریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ رانا عبدالمنان صاحب چک ۵۲/۲-ایل	۱۰/-
مکرم قریشی عبدالقادر صاحب اوکاڑہ	۱۰/-
" انور صاحب	۱۵۰/-
" سیٹھ محمد رفیق صاحب	۲۰/-
" کرنل نذیر احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی	۱۰/-
" میجر مشتاق احمد صاحب "	۵۰/-
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جہلم	۱۰۵/-
مکرم ڈاکٹر غیور احمد صاحب مظفر گڑھ	۱۰/-
" سلامت علی شاہ صاحب "	۱۰/-
" منصور احمد صاحب "	۱۰/-
" ناصر احمد صاحب باجوہ	۱۰۰/-
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سکھر	۱۹/۷۵
مکرم ظفر محمود صاحب پسر ابوالفضل محمود صاحب دارالرحمت ربوہ	۲۶۰/-
دختر پرائیویٹ سیکرٹری منجانب ربوہ ڈاکٹر ابن اسلام صاحب لاہور	۵۰/-
مکرم ناصر احمد صاحب عاطف دارالیمن ربوہ	۲۰/-
محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ خانیوال	۱۰/-
مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب دارالبرکات ربوہ	۵۰/-
" چوہدری حامد جاوید صاحب لاٹھیانوالہ حال وڈیسی	۱۰/-
" شیخ محمد منیر صاحب دیپالپور	۱۰/-
" مبشر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰/-
مکرم یاسین صدیقی صاحب راولپنڈی	۱۰/-
" ڈاکٹر محمد احمد صاحب خواجہ پشاور یونیورسٹی	۵۰/-
محترمہ مسز اقبال صاحبہ سٹاف کالج روڈ کوئٹہ	۸۰/-
مکرم منصور احمد صاحب ملک اچھرہ لاہور	۳۰/-
محترمہ رضیہ چوہدری صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ مظفر گڑھ	۲۳/-
" عزیزہ ہاشمی صاحبہ بنت سید محمد منیر شاہ صاحب ہاشمی ایبٹ آباد	۳۰/-
" جلیلہ صاحبہ دختر چوہدری محمد طفیل صاحب نزد چھوٹی مارکیٹ	۱۰/-
مکرم وسیم احمد صاحب سمن آباد لاہور	۴۰/-
" چوہدری محمد بخش صاحب مرحوم و اہلیہ مرحومہ عصمت بی بی صاحبہ بذریعہ وسیم احمد صاحب سکنہ ادرحمہ	۸۰/-
مکرم واجد منصور احمد صاحب راولپنڈی	۱۰۰/-
" میجر ڈاکٹر مسعود الحسن صاحب نوری "	۱۰۰/-
محترمہ راضیہ خان صاحبہ ولنشری ظفر صاحبہ کینیڈا	۸۳/-
مکرم چوہدری امین احمد صاحب ماڈرن موٹرز لاہور	۲۰۰/-
" ملک عبدالمجید صاحب مجید آئرن سٹور ربوہ	۲۰/-
" عبدالستار صاحب سابق سیکرٹری مال دارالرحمت ربوہ	۲۷/-

تجاویز برائے مجلس شوریٰ

انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۲۸-۲۹-۳۰ اخاء (اکتوبر) کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجتماع کے موقعہ پر مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوگی۔ شوریٰ کے لئے ایجنڈا زیر ترتیب ہے۔ جو جو لیس ایجنڈا کے لئے کوئی تجویز/تجاویز بھجوانا چاہتے ہوں ان سے درخواست ہے کہ حسب قواعد جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ مرکز میں تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰ تبوک (ستمبر) مقرر ہے۔

(قائد عمومی انصار اللہ)

دعائے مغفرت

میری پھوپھی صاحبہ محترمہ خدیجہ بی بی صاحبہ دختر میاں احمد الدین صاحب بھیروی یکم ستمبر کو ربوہ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! بوقت وفات آپ کی عمر ۸۳ سال تھی۔ آپ پیدائشی طور پر احمدی تھیں اور انہوں نے ساری عمر احمدیت اور خلافت سے گہری وابستگی سے گزاری۔ تہجد گزار اور بہت دعا گو تھیں۔ عین جوانی میں خاوند کی وفات کا صدمہ دیکھا اور صرف ایک بچی کو جو کہ اس وقت تھی پالا اور انہیں کے سہارے زندگی گزاری۔ ۱۹۳۳ء میں میرے دادا جان میاں احمد الدین صاحب بھیرویؓ (جو کہ اس زمانہ میں صدر جماعت تھے) کی وفات کے بعد آپ قادیان ہجرت کر گئیں۔ اور ۱۹۴۷ء تک وہیں رہیں۔ قیام پاکستان کے تھوڑے ہی عرصہ بعد آپ نے ربوہ میں رہائش اختیار کر لی۔ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا سے بہت محبت تھی اور ہمیشہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے۔ انہیں اعلیٰ علیین *

* میں جگہ نصیب کرے اور پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے اور احمدیت سے حقیقی عشق رکھنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

(محمد احسان الٰہی جنجوعہ ایڈووکیٹ صدر جماعت احمدیہ شیخوپورہ)

انتخاب قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

دستور اساسی خدام الاحمدیہ کے مطابق ہر دو سال کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ کے قائدین کا انتخاب ہوتا ہے۔ امراء جماعت اور صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر اپنی نگرانی میں قائدین خدام الاحمدیہ کے انتخابات برائے سال ۷۷-۷۸ء، ۷۸-۷۹ء ۱۵ ستمبر تا یکم اکتوبر کی مدت کے اندر کروا کر رپورٹ مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کو بھجوا دیں۔ انتخاب فارم آپ کی خدمت میں بھجوائے جا رہے ہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح

۱۲ اگست ۷۷ء کو مسجد اقصیٰ ربوہ میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ نے عزیزہ عابدہ پروین صاحبہ بنت مکرم عبدالسلام صاحب ماڈرن ٹیلرز ربوہ کے نکاح ہمراہ عزیزم مکرم عبدالمجید صاحب ولد محمد عبداللہ صاحب آف بھیرہ حال کاکول اکیڈیمی ایبٹ آباد کا اعلان بعوض مبلغ چار ہزار روپیہ مہر فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین!

(حکیم محمد اسلم فاروقی دارالعلاج رحمت بازار ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم سلطان محمد خان صاحب لباد لیور کے دائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے تقریباً چار ماہ سے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

(۲) مکرم شیخ جمیل احمد صاحب رشید ریڈیو انجینیئرز لاہور کی والدہ محترمہ بیگم شیخ مسعود احمد صاحب رشید چند روز سے شدید بیمار ہیں۔

(۳) مکرم خادم احمد صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول چیلہار ضلع تھرپارکر (سندھ) کا بچہ عزیز طلحہ فاروق ہیٹ سٹروک کی وجہ سے گزشتہ ہفتہ سے بیمار ہے۔

(۴) مکرم سلطان احمد صاحب لاکھنوری ڈیرہ غازی خان کے بچے عزیز عبدالقدوس خان اور عزیزہ سلطانہ عارفہ چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ دونوں کی صحت کافی کمزور ہو گئی ہے۔

(۵) مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کوٹ عبدالمالک شیخوپورہ روڈ لاہور کی اہلیہ محترمہ آپریشن کے بعد پیچیدگی پیدا ہونے کی وجہ سے بیمار ہیں۔

(۶) مکرم مرزا خالد بیگ صاحب صدر بازار لاہور چھاؤنی کے والد محترم مرزا اعظم بیگ صاحب سویڈن میں بہت بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

(۷) مکرم عبدالستار صاحب کارکن حدیقۃ المبشرین کے نانا مکرم کریم بخش صاحب سابق کارکن دارالضیافت ربوہ کا مثانہ کا آپریشن ہوا ہے جو کامیاب ہوا ہے لیکن اب [illegible] پیشاب کی تکلیف ہو گئی ہے۔

(۸) مکرم ڈاکٹر محمد خان صاحب چودھوپور ملتان کا پوتا عزیز ظفر نواز ابن مکرم چوہدری محمد نواز خان صاحب کراچی میں دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔

(۹) مکرم محمد انور صاحب سانگلہ ہل کی والدہ محترمہ بعارضہ درد جگر سخت بیمار ہیں۔

(۱۰) مکرم محمد ابراہیم صاحب نون ڈیروالہ ضلع سیالکوٹ کا لڑکا عزیز بشیر احمد چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔

(۱۱) محترمہ سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ آف گولیکی ضلع گجرات عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ کمزوری کافی ہو گئی ہے۔

(۱۲) مکرم مولوی عبداللطیف صاحب کپورتھلوی کے بائیں بازو میں درد رہتا ہے بائیں آنکھ کا آپریشن ہوا ہے لیکن نظر مکمل طور پر بحال نہیں ہوئی۔

احباب ان سب مریضوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتیازی نتیجہ مرکزی امتحان برائے ناصرات الاحمدیہ بیرونِ ربوہ

منعقدہ مئی ۱۹۷۷ء

بیرون ربوہ سے مندرجہ ذیل شہروں اور دیہات سے پرچے ناصرات موصول ہوئے ہیں۔ اوکاڑہ، بھیرہ، گجرات، حیدرآباد، کنری، گوجرانوالہ، بہاولپور، سرگودہا، لاہور، سانگھڑ، حافظ آباد، ساہیوال، جہلم، شیخوپورہ، ملتان، سعد اللہ پور، پھیروچیچی، محمد آباد اسٹیٹ، احمد نگر، بشیر آباد، نورنگر، حسن پور چک ۱۲۱ ب ضلع لائلپور، شاہدرہ ضلع لاہور۔ کل ۳۵۹ ناصرات شامل ہوئیں معیار اوّل ۸۵، معیار دوم ۱۱۶، معیار سوم ۱۵۸ شہری ناصرات ۲۴۴ دیہاتی ناصرات ۱۱۵ کل پاس ہونے والی ناصرات کی تعداد ۳۵۰۔ زبانی امتحان دینے والی شہر و دیہات کی ناصرات ۱۰۹۔ تحریری امتحان کا مجموعی نتیجہ ۹۷ فیصد رہا۔

شہری لجنات کی ناصرات

معیار	نام	مقام	نمبر	پوزیشن
معیار اوّل	نصرت پروین	گجرات	۹۷/۱۰۰	اوّل
	امۃ السمیع	اوکاڑہ	۹۳	دوم
	رخسانہ عشرت	ساہیوال	۹۲	سوم
معیار دوم	مبارکہ فوزیہ بنت محمد انور سہگل	ملتان	۷۵/۷۵	اوّل
	حامدہ چوہدری نعمت اللہ	حیدرآباد	۷۵	اوّل
	ثمینہ راٹھور	ملتان چھاؤنی	۷۳	دوم
	سمیرا لطیف مرزا	مغلپورہ لاہور	۷۱	سوم
	بشریٰ محمود	سمن آباد "	۷۱	سوم
معیار سوم	نبیلہ لطیف مرزا	مغلپورہ لاہور	۵۰/۵۰	اوّل
	طیبہ نصر	گجرات شہر	۴۹	دوم
	نزہت	سرگودھا شہر	۴۹	دوم
	منصورہ رانی	"	۴۹	دوم
	قانتہ نوشابہ	گوجرانوالہ شہر	۴۸	سوم
	روبینہ کوکب	سرگودھا "	۴۸	سوم
	آنسہ لطیف	ملتان	۴۸	سوم

دیہات کی لجنات کی ناصرات

معیار	نام	مقام	نمبر	پوزیشن
معیار اوّل	خالدہ پروین	محمد آباد اسٹیٹ	۹۸/۱۰۰	اوّل
	عطیہ طیبہ بنت منظور احمد	"	۹۶	دوم
	منصورہ قدوس	نورنگر فارم	۸۷	سوم
معیار دوم	ارشاد بی بی	پھیروچیچی	۷۲/۷۵	اوّل
	مبارکہ بنت عبد الغنی	فیکٹری ایریا شاہدرہ ضلع لاہور	۶۹	دوم
	امۃ المتین	پھیروچیچی	۶۸	سوم
	مبارکہ محمودہ	محمد آباد اسٹیٹ	۶۸	سوم
معیار سوم	غزالہ روحی	احمد نگر	۴۶/۵۰	اوّل
	فرحت منصور	سعد اللہ پور	۴۵	دوم
	محمودہ تنویر	بشیر آباد	۴۵	دوم
	ناہید بنت محمد معین	شاہدرہ ضلع لاہور	۴۵	دوم
	منصورہ	بشیر آباد سندھ	۴۴	سوم

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

باموقع مکان قابلِ فروخت

محلہ دار الرحمت غربی ربوہ

زمین کا رقبہ دو کنال جس پر پانچ مکانات الگ الگ بنے ہوئے ہیں ہر مکان میں چار چار کمرے۔ غسلخانہ۔ دو طرف صحن۔ عمارت جدید۔ فرش پختہ چپس والے۔ الیکٹرفائیڈ۔ پانی میٹھا۔ مکان میں ٹیوب ویل۔ خریدار احباب ہم سے رابطہ قائم کریں۔ نیز ربوہ اور بیرون ربوہ سکنی پلاٹس، مکانات اور زرعی زمین کی خرید و فروخت کے لئے ہر لمحہ آپ کا معاون ادارہ۔

بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز

۱۵-اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

فون دفتر ۵۰۸ فون گھر ۳۰۵

احبابِ ربوہ کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کا ایک ضروری ارشاد

وقفِ عارضی کی اہمیت

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ربوہ کے ساکنین کے لئے فرمایا کہ

"ہر شخص کو خواہ اس کی تجارت کو نقصان ہو یا اس کے کاروبار پر اس کا اثر پڑے سال میں ایک ماہ خدمتِ دین کے لئے ضرور وقف کرنا ہوگا۔"

(الفضل ۲۰ اپریل ۱۹۴۹ء)

ربوہ میں رہنے والوں کے لئے بنیادی طور پر یہ ہدایت تھی کہ وہ خدمتِ دین کو اوّلیت دیں اور ان کے تمام کام اور کاروبار کا اصل مقصد خدمتِ دین ہوگا۔ دینی رنگ میں سب کام رنگین ہوں اور نظام کے ماتحت ایک ماہ خدمتِ دین کے لئے وقف بھی کریں جیسا کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے فرمان سے ظاہر ہے۔

اے اہالیانِ ربوہ! کیا آپ اس ذمہ داری کو پورا فرما رہے ہیں۔ ربوہ کے جملہ محلہ جات کے صدران کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے محلہ میں اس بات کی کوشش کریں کہ احباب خدمتِ دین کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر اپنے آپ کو وقفِ عارضی کے لئے پیش کریں۔ ان کی اپنی اصلاح بھی ہو گی اور جہاں وہ جائیں گے ان کی بھی۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ تعلیم القرآن)

شکریۂ احباب و درخواستِ دعا

میری پیاری بیٹی عزیزہ امۃ المتین اہلیہ عزیزم چوہدری محمود احمد صاحب ورک (کوپن ہیگن ڈنمارک) کی عین عالمِ جوانی میں المناک وفات پر اندرون ملک سے عزیزوں، بزرگوں، احبابِ جماعت اور دیگر دوستوں نے بکثرت تشریف لا کر اور بعض نے تاروں اور خطوط کے ذریعے دلجوئی، ہمدردی اور تعزیت کا اظہار فرمایا۔ کینیڈا، امریکہ، مغربی جرمنی، سویڈن، ڈنمارک وغیرہ بیرونی ممالک سے بھی متعدد احباب اپنے محبت بھرے جذبات سے ہمارے شریکِ غم ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناسازیٔ طبع کے باوجود از راہ شفقت مرحومہ کی نماز جنازہ خود پڑھائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے بالخصوص بہت دلجوئی فرمائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے بھی خاص اظہار ہمدردی فرمایا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتینِ مبارکہ بالخصوص حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ۔ محترمہ آپا ناصرہ بیگم صاحبہ نے خود تشریف لا کر اظہارِ تعزیت فرمایا۔ مقامی احباب و مستورات بھی کثرت سے تشریف لائے۔ تابوت ڈنمارک سے دو دن تاخیر سے ربوہ پہنچا۔ اس دوران بھی احباب کثیر تعداد میں تشریف لاتے رہے اور لاہور، شیخوپورہ، راولپنڈی اور بہلول پور سے رشتہ دار اور اقارب ربوہ پہنچ کر جنازہ کا انتظار کرتے رہے ان سب کی ہمدردی اور تکلیف فرمائی کا میں اپنی طرف سے اور مرحومہ کے شوہر عزیزم چوہدری محمود احمد صاحب ورک کی طرف سے دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

محترم میر مسعود احمد صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن ڈنمارک اور ان کی بیگم محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ نے جنہوں نے مرحومہ اور ان کے شوہر کو باوجود پردیس میں ہونے کے احساسِ پردیس نہیں ہونے دیا مرحومہ کے ساتھ نہایت پُر شفقت سلوک کیا۔ مرحومہ جماعتِ ڈنمارک کی پُر خلوص اور پُر جوش رکن تھیں، لہٰذا وہاں کی جماعت کے ہر فرد نے مرحومہ کی جدائی کو بہت محسوس کیا اور اس کے حُسنِ سلوک کا تذکرہ کیا۔ محترم میر صاحب نے مرحومہ کی نماز جنازہ بھی کوپن ہیگن میں ۵/۸ کو پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ سب احباب اور بہنوں کو جزائے خیر دے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

تعزیت کے خطوط کا سلسلہ تا حال جاری ہے میں فرداً فرداً جواب دینے کی بھی کوشش کروں گا فی الحال صدمہ کی وجہ سے فوری طور پر ایسا کرنا مشکل ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی دو بچوں کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو اور مرحومہ کی بیمار والدہ اور خاوند عزیزم چوہدری محمود احمد صاحب ورک کو اس صدمہ کو مومنانہ صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق دے اور ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(خاکسار چوہدری عبد الرحمٰن بہلولپوری۔ ربوہ)

نئے ٹرانسسٹر نقد و آسان قسطوں پر

المشہور ڈان ریڈیو سروس محلہ دار البرکات ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴